یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے

05 نومبر 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان

انٹرنیشنل افسیر کے لیے

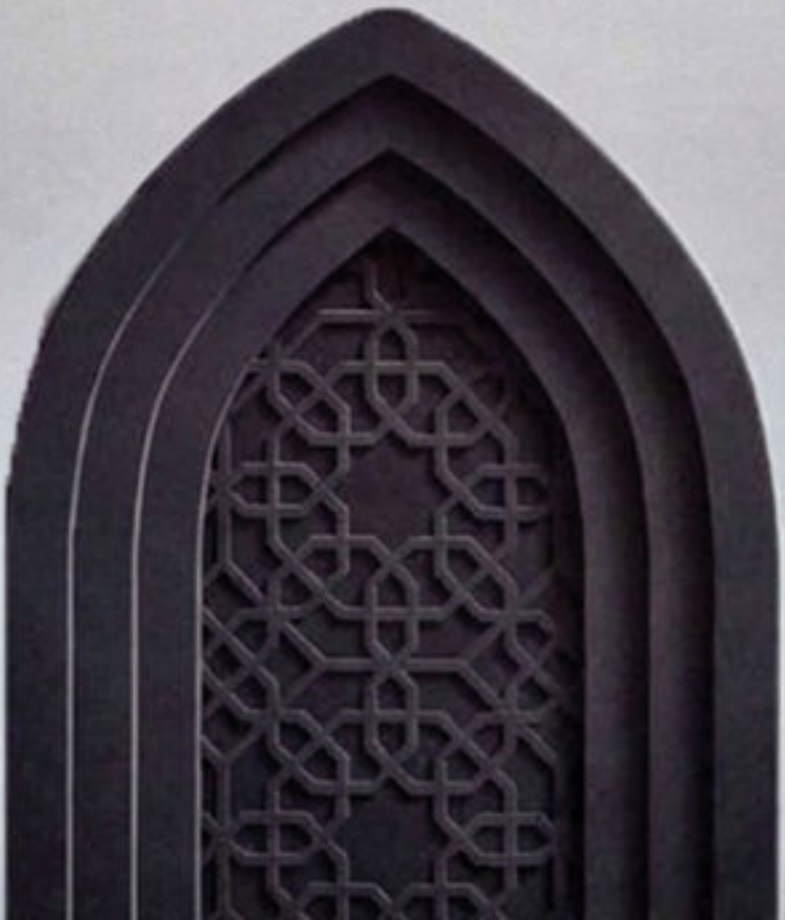

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

رَحمتِ عالمیان، سَرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا اللہ پاک اس کی سو (100) حاجات پُوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی

ہوں گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انوکھا شہزادہ

حضرت بَکْر بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک بادشاہ تھا، اس کے پاس اللہ پاک کا دِیا سب کچھ تھا، مال و دولت کی کَثْرت تھی، اُس کی عمر بھی بہت لمبی ہوئی۔ اللہ پاک نے اسے بیٹے بھی کئی عطا فرمائے تھے۔

اِس سب کے باوُجُود ایک مسئلہ تھا، بادشاہوں کو عموماً یہ فِکْر رہتی ہے کہ اُن کے بعد اُن کا وارِث اور جانشین کون ہو گا...؟ اس بادشاہ کو بھی یہی فِکْر تھی، اللہ پاک نے بیٹے تو عطا فرمائے تھے مگر مُعَاملہ یہ تھا کہ جب اس کے بیٹے جوان ہوتے تو ۞ دُنیا سے مُنہ پھیر

---

1 ...کنز العمال، کتاب الاذکار، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۲۹۔

2 ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

لیتے ❁ بالوں کا لباس پہنتے ❁ جنگلوں کی طرف نکل جاتے ❁ پہاڑوں میں رہتے ❁ درختوں کے پتّے کھاتے ❁ اور دُنیا سے دُور اللہ پاک کی عِبادت میں زندگی گزارنے لگتے۔

اب بادشاہ کو بڑی فِکْر تھی کہ سب بیٹے تو دُنیا سے دُور ہو گئے اب مُلک کون سنبھالے گا؟ اللہ پاک کا کرنا کچھ یُوں ہوا کہ بادشاہ کے ہاں ایک اور بیٹا پیدا ہوا۔ بادشاہ کو فِکْر تھی کہ کہیں یہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح جنگلوں کی طرف نہ نکل جائے۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنی رعایا کو جمع کیا اور کہا: میری عمر کافی ہو چکی ہے۔ مجھے خوف ہے کہ میرا یہ بیٹا بھی اپنے بھائیوں کی طرح بادشاہت سے بیزار نہ ہو جائے، ورنہ تم بادشاہ کے بغیر رہ جاؤ گے اور مُلک تباہ و برباد ہو جائے گا۔ لہٰذا ابھی یہ بچہ ہی ہے، تم سب مل کر ابھی سے ہی اس کے دِل میں دُنیا کی خُوب محبّت ڈال دو...!!

بادشاہ کے حکم پر عمل کیا گیا، ایک بڑا سا گھر بنایا گیا، کئی کلو میٹر تک پھیلا ہوا گھر...!! جس میں عیش و عشرت کے سارے سامان مہیا کئے گئے تھے۔ یہ شہزادہ اس گھر میں پرورش پاتا رہا، یہیں اس کا بچپن گزرا، یہیں جوان ہوا، اس نے باہَر کی دُنیا کبھی دیکھی ہی نہیں تھی، اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ اس بڑے سے گھر کی دِیواروں کے باہَر بھی کوئی جہان ہے، وہاں بھی لوگ رہتے ہیں۔ ایک دِن کیا ہوا کہ شہزادہ دِیوار کے قریب تھا، اسے باہَر سے لوگوں کی آوازیں آئیں، اسے حیرت ہوئی، نوکروں وغیرہ سے پوچھا: کیا اس دِیوار کے باہَر بھی جہان ہے؟ وہاں بھی لوگ رہتے ہیں؟ کہا گیا: جی ہاں! باہَر پُوری دُنیا ہے۔ شہزادے نے ضِدْ لگائی کہ مجھے باہَر کی دُنیا دیکھنی ہے۔ بادشاہ کو اس بارے میں خبر دی گئی۔ بادشاہ نے کہا: شہزادے کا دِل بہلانے کے لئے عیش و عشرت کا مزید سامان کیا جائے۔ حکم پر عَمَل ہوا، شہزادہ دُنیوی عیش و عشرت میں مگن ہو گیا، باہَر کی دُنیا دیکھنے کی طرف دھیان

ہی نہ گیا، یُوں کرتے کرتے ایک سال گزر گیا، اگلے سال پھر شہزادے نے کہا: میں نے تو باہَر کی دُنیا دیکھنی ہے۔ شہزادے کی ضِدْ تھی، آخر بادشاہ کو ماننی ہی پڑی، حکم ہوا: شہزادے کو باہَر لے جاؤ! مگر اس کے ارد گرد عیش و عشرت کا سامان مہیا رکھو!

اب شہزادہ زندگی میں پہلی بار اس بڑے گھر سے باہَر نکلا، کیا ٹھاٹھ باٹھ تھے، سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے سجی ہوئی سُواری، لوگوں کا جمِّ غفیر ساتھ ساتھ چل رہا ہے، یُوں شان و شوکت کے ساتھ شہزادہ شہر کے نظارے کے لئے نکلا، راستے میں اسے ایک بیمار شخص نظر آیا، پوچھا: یہ کون ہے؟ اسے کیا ہوا؟ بتایا گیا: یہ بیمار ہے۔

شہزادے نے تو شان و شوکت کے ساتھ زندگی گزاری تھی، یہ کبھی بیمار ہوا ہی نہیں تھا، نہ اسے بیماری کا پتا تھا، اس نے حیرت سے پوچھا: کیا لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں؟ سبھی ہوتے ہیں یا کوئی خاص نسل ہے، جنہیں بیماری لگتی ہے؟ کہا گیا: سبھی بیمار ہو سکتے ہیں۔ کہا: کیا میں بھی بیمار ہو سکتا ہوں؟ بتایا گیا: جی ہاں! آپ بھی بیمار ہو سکتے ہیں۔ یہ سُن کر شہزادے نے حسرت سے کہا: افسوس...!! یہ تو بے مزہ زندگی ہے۔ اب شہزادہ غمگین حالت میں واپس آ گیا۔

بادشاہ کو تمام صُورتِ حال بتائی گئی، بادشاہ بولا: اس سے پہلے کہ یہ کیفیت طُول پکڑ جائے، یہ شہزادہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح جنگلوں کا رُخ کرے، اس کے لئے دُنیوی لذّتوں کا سامان کرو! حکم پر عَمَل ہوا، شہزادہ لذّتوں میں مَصْرُوف ہو گیا، وہ فِکْرِ آخرت والی کیفیت اس کے دِل سے جاتی رہی۔ یُوں کرتے کرتے ایک سال مزید گزر گیا۔

اگلے سال شہزادے نے پھر کہا: مجھے باہَر کی دُنیا دیکھنی ہے۔ چنانچہ شہزادہ پھر شان و شوکت کے ساتھ باہَر نکلا، اب کی بار کیا دیکھا کہ ایک میّت ہے، لوگ اسے کندھوں پر اُٹھائے لئے جا رہے ہیں۔ پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا: یہ ایک شخص ہے، جو وفات پا گیا ہے۔

شہزادے کو تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ موت کیا ہوتی ہے، اُس نے کبھی لوگ مرتے دیکھے ہی نہیں تھے، چنانچہ حیران ہوا، کہا: مجھے اس شخص کے پاس لے چلو! میت کو شہزادے کے سامنے رکھا گیا۔ کہا: اسے بٹھاؤ! لوگ بولے: یہ بیٹھ نہیں سکتا۔ کہا: اِس سے بات کرو! لوگ بولے: یہ بات بھی نہیں کر سکتا۔ پوچھا: تم اب اِسے کہاں لے جا رہے ہو؟ کہا گیا: مٹی کے نیچے دفن کرنے۔ پوچھا: اِس کے بعد کیا ہو گا؟ بتایا گیا: اِس کے بعد حشر ہے۔ شہزادے نے پوچھا: یہ حشر کیا ہے؟ بتایا گیا: حشر وہ دِن ہے جب سب لوگ اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْن کے حُضُور حاضِر ہوں گے، سب کو ان کے اعمال کی سزا یا جزا دی جائے گی۔

شہزادے نے حیرت سے پوچھا: کیا اِس جہان کے بعد بھی کوئی جہان ہے؟ بتایا گیا: جی ہاں۔ اب تو شہزادے پر فِکْرِ آخرت کا خُوب غلبہ ہو گیا، شہزادہ سُواری سے نیچے اُترا، اپنے چہرے پر مٹی ڈالی اور کہا: آہ...!! مجھے اِس سے ڈر لگ رہا ہے، آہ! عنقریب مجھے بھی موت آجائے گی، ہاں! ہاں! میرا ایک رَبّ بھی ہے، جو عطا فرماتا ہے، حشر بھی فرمائے گا، میرے اَعْمال پر جزا بھی دے گا۔ اے لوگو! یہ میری اور تمہاری آخری ملاقات ہے۔ اب شہزادہ واپس آیا، رات ہوئی تو اس نے بھی اپنے بھائیوں کی طرح بالوں کا بنا ہوا لباس پہنا اور اللہ پاک کی عِبَادت کے لئے جنگلوں کی طرف نکل گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غفلت کے چند اَسباب

پیارے اسلامی بھائیو! خوش نصیب شہزادے پر اللہ پاک کی کیسی کرم نوازی

1... التوابین لابن قدامہ، صفحہ: 53-54۔

تھی...!! اس نے ساری زندگی عیش و عشرت میں گزاری، بادشاہ اور اس کی رعایا نے مِل جُل کر بہت کوشش کی کہ شہزادے کی تَوَجُّہ آخرت کی طرف بالکل بھی نہ جائے، دُنیوی عیش و عشرت کا سامان اُسے مہیا کیا گیا، ہر طرح اُس کے دِل میں دُنیا کی محبّت ڈالنے کی کوشش کی گئی لیکن شہزادے کی خُوش قسمتی کہ ایک...! صِرْف ایک جنازہ دیکھ کر اُس نے عبرت لی اور آخرت کی تیاری میں مَصْرُوف ہو گیا۔

آہ! ایک ہم ہیں ❁ روزانہ جنازے اُٹھتے دیکھتے ہیں ❁ مسجدوں میں اِعْلان ہوتے سنتے ہیں ❁ خبریں موصُول ہوتی ہیں: آج فُلاں بِن فُلاں کا انتقال ہو گیا ❁ ہم نے زندگی میں بیسیوں جنازے پڑھے ہوں گے ❁ کئی مُردوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتارا ہو گا لیکن افسوس! ہم عِبْرت حاصل نہیں کرتے، ہم جانتے ہیں کہ انجام ہمارا بھی یہی ہے ❁ آج فُلاں کا اِعْلان ہو رہا ہے، کل میرا بھی ہونا ہے ❁ آج فُلاں کا جنازہ اُٹھا ہے، عنقریب میرا بھی اُٹھے گا ❁ آج فُلاں قبر کے گڑھے میں اُترا ہے، کل میں نے بھی یہیں پہنچنا ہے، مگر ہم سبق نہیں سیکھتے، افسوس! ❁ نفسِ اَمّارہ (یعنی گُناہوں پر اُبھارنے والا نفس) حاوِی ہے ❁ شیطان غفلت میں ڈالے ہوئے ہے ❁ گُناہوں نے دِل مَیلا کر دیا ہے ❁ دُنیا کی محبّت نے آنکھیں اَندھی کر رکھی ہیں ❁ لمبی اُمّیدیں ہیں ❁ بس ہر وقت کمانے کھانے کی فِکْر ہے ❁ دُنیوی مستقبل کی سوچیں ہیں ❁ میں آج یہاں ہوں ❁ کل، پرسوں، ہفتے بعد، مہینے بعد کہاں پہنچوں گا ❁ آئندہ پانچ سالوں کی پلاننگ ❁ پچاس سالوں کی پلاننگ لوگ کر رہے ہوتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ مرنا ہے، یہ بھی جانتے ہیں کہ موت کسی بھی لمحے آسکتی ہے، اس کے باوُجُود نہ جانے کیوں دِل میں کہیں نہ کہیں یہ خیال پلتا رہتا ہے کہ ❁ مجھے ابھی موت نہیں

آنی ❁ میں نے تو ابھی اور جینا ہے ❁ ابھی تو بچوں کی شادیاں بھی کرنی ہیں ❁ پھر نانا، دادا بھی بننا ہے ❁ بڑھاپا بھی دیکھنا ہے ❁ پھر کہیں جا کر موت آنی ہے۔ بس یہ ایک غفلت بھرا خیال ہمیں لمبی اُمّیدوں میں مبتلا رکھتا ہے، کبھی ❁ موبائل چلاتے ہوئے ❁ سوشل میڈیا پر فضولیات دیکھتے ہوئے ❁ اخباروں میں خبریں پڑھتے ہوئے موت اور قبر و آخرت والی کوئی خبر، کوئی پوسٹ آ بھی جائے تو جان بُوجھ کر اسے چھوڑ کر گزر جاتے ہیں، اِس سے عبرت نہیں لیتے، یہ سوچ بنی ہوتی ہے کہ یہ پوسٹ میرے متعلق نہیں ہے۔ مگر یہ محض ایک خیال ہے، مشہور ہے کہ **بلی کو دیکھ کر کبوتر آنکھیں بند کر لیتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں بلی سے چُھپ گیا ہوں** مگر ایسا نہیں ہوتا، جب بلی اُسے دبوچ لیتی ہے، تب معلوم ہوتا ہے کہ میں تو غفلت میں تھا، موت کے مُعاملے میں ہمارا بھی تقریباً یہی حال ہے، ہم سوچ رہے ہوتے ہیں کہ مجھے ابھی موت نہیں آنی لیکن موت تو آنی ہے، ضرور آنی ہے، کب آنی ہے؟ نجانے کب آنی ہے۔ جب اللہ پاک کا حکم ہونا ہے، تب آنی ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ (پارہ:28، سورۂ منافقون:11)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا مقررہ وقت آجائے

یعنی یاد رکھو کہ جب اللہ پاک کا وعدہ آجائے گا تو وہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہ دے گا اور اللہ پاک تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے، وہ تمہیں ان کی جزا دے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُعَاملہ جلدی کا ہے

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں اور میرے

1... صراط الجنان، پارہ:28، سورۂ منافقون، زیرِ آیت:11، جلد:10، صفحہ:172۔

والِد صاحِب اپنے مٹی کے بنے ہوئے کچے مکان کی مرمّت کر رہے تھے، اتنے میں رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا وہاں سے گزر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: مَاهٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰه؟ اے عبد اللہ! یہ کیا کر رہے ہو؟ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہمارا کچا مکان کچھ کمزور ہو گیا تھا، اِس کی مرمّت کر رہے ہیں۔ فرمایا: اَلْاَمْرُ اَسْرَعُ مِمَّا تَرَوْنَ یعنی اے عبد اللہ! مُعاملہ تو اس سے بھی بہت جلدی کا ہے۔[1]

اللہ! اللہ! یہ تعلیم مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے، ہم گھروں کی مرمّت اور تعمیرات وغیرہ کیا ہی کرتے ہیں، جائز بھی ہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے توجُّہ دِلائی کہ اے عبد اللہ! اِس مٹی کے مکان کی فِکْر ہے، اِس کی مرمّت کر رہے ہو، ممکن ہے کہ اِس کے کمزور ہو کر گرنے سے پہلے موت آجائے، یہ مکان یہیں رہ جائے اور تم قبر میں اُتر جاؤ...! لہٰذا مکان کی مرمّت اپنی جگہ، اس سے زیادہ ضروری آخرت کی تیاری ہے۔

دُنیوی فِکْروں میں رہنا ہلاکت کا سبب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! غور کا مقام ہے، حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اپنا مکان بنا نہیں رہے تھے، بڑی بلڈنگ نہیں کھڑی کر رہے تھے، کچا مٹی کا بنا ہوا مکان تھا، بارشوں وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گیا تھا، اُس کی مُرمّت کر رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِس پر بھی فرمایا: عبد اللہ! موت اِس سے بھی جلدی آنے والی ہے۔

آہ! ہمیں دُنیا کی فِکْر کھاتی رہتی ہے ❁ ہم نے کھانا کہاں سے ہے؟ ❁ پہننا کیا ہے؟ ❁ صبح کا تو کھالیا، شام کا کہاں سے آئے گا؟ ❁ مستقبل کیسا ہو گا؟ ❁ بڑھاپا کیسے گزرے

1... آداب للبیہقی، باب البناء، صفحہ: 290، حدیث: 879۔

گا؟ ❁ بچوں کا مستقبل کیسا ہو گا؟ ❁ ایک کاروبار تو چَل پڑا ہے، اب دوسرا کیسے چلے گا؟ ❁ ایک جگہ سے اچھی آمدن ہو رہی ہے، آمدن کے مزید ذرائع کیسے کھولے جائیں؟ ❁ کار، کوٹھی، بنگلہ کیسے ملے گا؟ ❁ کاش! میں راتوں رات امیر ہو جاؤں وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کی فِکْریں ہم دِل میں پال کر رکھتے ہیں، اِنہی فِکْروں میں صبح ہوتی ہے، اِنہی فِکْروں میں رات ہوتی ہے اور زِندگی یونہی تمام ہوتی ہے۔ کاش! ہمیں آخرت کی فِکْر نصیب ہو جائے۔ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اپنی تمام فِکْروں کو صِرْف ایک فِکْر یعنی **فِکْرِ آخرت** بنا دیا تو اللہ پاک اسے اس کی دُنیا کی فِکْر کے لئے کافِی ہے اور جس کی فِکْریں دُنیا کے اَحْوال میں مشغول رہیں تو اللہ پاک کو اس کی پرواہ نہیں ہو گی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرنی کا پھل بھگتنا ہی پڑے گا

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اس دُنیا میں آ گئے، اب ہمیں مرنا ہی پڑے گا، قبر میں اُترنا ہی پڑے گا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہی پڑے گا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ (پارہ29، سورۂ مدثر:38)	تَرجمۂ کنزُالعِرفان: ہر جان اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے۔

معلوم ہوا ہر شخص اپنے اَعْمال کے بدلے گِروی ہے، جو بھی اس دُنیا میں پیدا ہو گیا، اس نے قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے۔

---

1 ... ابنِ ماجہ، کتاب الزہد، صفحہ:668، حدیث:4106۔

لوگ غفلت میں ہیں

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ۠ ﴿۱﴾ (پارہ17، سورۂ انبیا:1)	تَرجمۂ کنزُالعِرفان: لوگوں کا حساب قریب آگیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

سُلطان العارِفین، شیخ سلطان باہُو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اے دُنیا کے طلب گار!** تُو نے اللہ پاک کی محبت، آخرت کی نعمتیں، جنّت کی ہمیشہ رہنے والی خوشیوں بھری پُر سکون زِندگی کے بدلے دُنیا کی عارِضی، فانی عیش و عِشرت کو اپنا لیا، تجھے یہ مشورہ اور تسلی کس نے دی کہ تُو نے ایسا نقصان کا سودا کیا، تیری یہ دُنیوی زِندگی کیا ہے؟ یہ تو ایسے گزر جائے گی جیسے پانی میں بتاسا (ایک قسم کی مٹھائی جو چینی سے بنتی ہے) گُھل جاتا ہے، پھر تجھے تنگ و تاریک قبر میں لِٹا دِیا جائے گا جہاں تُو کروٹ بھی نہیں بدل سکے گا، پھر مالکِ حقیقی یعنی اللہ پاک تجھ سے ایسا حساب طلب کرے گا جس میں مَعْمُولی سی بھی کمی بیشی نہیں ہو گی، تجھے زندگی کے ایک ایک لمحہ کا حساب دینا پڑے گا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! وہ کیسا بے بسی کا دِن ہو گا، کیسی بے کسی ہو گی، ہم کتنے لاچار ہوں گے جب مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلام تشریف لائیں گے، سانس اٹکے گی، آخری ہچکی آئے گی اور رُوح جسم سے جُدا ہو جائے گی۔ آہ! اس دِن نہ کسی بادشاہ کی بادشاہی اسے بچا سکے گی، نہ کسی غریب کی غُربت پر تَرَس کھایا جائے گا، نہ کسی کا زور چل سکے گا، نہ کسی کمزور کی کمزوری کا عُذر مانا جائے گا۔

---

1 ... ابیاتِ باہُو، صفحہ: 325، ملخصًا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سانسوں کی گنتی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں عموماً اپنی زندگی کا جو شُمار کیا جاتا ہے، سالوں سے کیا جاتا ہے، میں اتنے سال کا ہو گیا ہوں، یہ میری 25 وِیں سالگرہ ہے، اب میری 35 وِیں سالگرہ ہے، اگر کسی سے پُوچھ لیں کہ آپ کو دُنیا میں آئے ہوئے کتنے مہینے ہو گئے ہیں؟ شاید جواب **معلوم نہیں** ہو گا۔ اگر پوچھ لیں کہ آپ کو دُنیا میں آئے ہوئے دِن کتنے ہو گئے ہیں، یہ تو اَرَبوں میں سے شاید کوئی ایک بمشکل بتا سکے، اگر گھنٹے اور منٹ پُوچھ لئے جائیں، اِس کی تو خبر ہی کسی کو نہیں ہو گی مگر یاد رکھئے! اللہ پاک کے ہاں ہماری زندگی کا شُمار سالوں سے نہیں، مہینوں سے نہیں، دِنوں، گھنٹوں اور منٹوں سے نہیں بلکہ سانسوں سے ہے، یعنی ہم یہ گنتی کرتے ہیں کہ مجھے دُنیا میں آئے ہوئے اتنے سال ہو چکے ہیں، رَبّ کی بارگاہ میں یہ گنتی ہے کہ اس نے دُنیا میں اتنے سانس لے لئے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ہے:

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ (پارہ:16، مریم:84) | تَرجمۂ کنزُالعِرفان: ہم تو ان کیلئے گنتی کر رہے ہیں۔

تفسیر دُرِّ منثور میں اس آیت کے تحت ہے: وہ سانسیں جو بندہ دُنیا میں لیتا ہے، ان سانسوں کی بھی گنتی کی جا رہی ہے۔[1]

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** کتنی عبرت کی بات ہے، مختلف رپورٹس کے مطابق ہم ایک دِن میں 17 سے 30 ہزار کے درمیان سانسیں لیتے ہیں۔ اب غور فرمائیے! ❁ ہم موبائل میں مصروف تھے ❁ دوستوں کے ساتھ گپیں مار رہے تھے ❁ فضولیات میں مگن

---

1 ... در منثور، پارہ:16، سورۂ مریم، زیرِ آیت:84، جلد:5، صفحہ:538۔

تھے ❁ گُناہوں میں لگے ہوئے تھے ❁ سیر و تفریح کے لئے نکلے ہوئے تھے، اب ہم تو سوچ رہے ہوتے ہیں کہ زیادہ وقت نہیں لگا، بس ایک دِن ہی تو تفریح کار کھا ہے۔ چند گھنٹے ہی تو خوش گپیاں کی ہیں، ابھی آدھا گھنٹا ہوا ہے موبائل چلاتے ہوئے۔ ہم یُوں دِنوں اور گھنٹوں کی گنتی کر رہے ہوتے ہیں مگر اللہ پاک کے ہاں گنتی سانسوں کی ہے، وہاں یہ شُمار ہے کہ اس بندے نے کتنی سانسیں فضولیات میں گزار دِیں، کتنی سانسیں سوشل میڈیا کی پوسٹیں دیکھتے ہوئے گزاریں، کتنی سانسیں گُناہوں میں بَسر کیں، کتنی سانسیں نیکیوں سے ہٹ کر، اللہ پاک کی فرمانبرداری سے ہٹ کر دُنیوی لذّتوں میں گزار دی ہیں۔

پھر خوشی کس بات کی...؟

حضرت اِبْنِ سِمَاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے ایک بار یہ آیتِ کریمہ پڑھی گئی:

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ (پارہ:16، مریم:84) | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: ہم تو ان کیلئے گنتی کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا: جب سانسیں گنتی کی ہیں اور ہوتی بھی مختصر ہیں، پھر تو مُعَاملہ کتنی جلدی ختم ہو جائے گا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں: **تم اس زندگی پر خُوش کیسے ہو سکتے ہو جسے ہر سانس کاٹتی جا رہی ہے۔**[1]

یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے

امام حسنِ بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔ جلدی کرو! جلدی کرو!! تمہاری زندگی کیا ہے؟ یہی سانس تو ہیں کہ اگر رُک جائیں تو تمہارے ان اعمال کا سلسلہ بھی منقطع ہو جائے جن سے تم اللہ پاک کا قرب حاصل کرتے ہو۔ اللہ پاک اس شخص پر رحم فرمائے جس نے

---

1 ...روح البیان، پارہ:16، سورۂ مریم، زیرِ آیت:84، جلد:5، صفحہ:359۔

اپنا جائزہ لیا اور اپنے گناہوں پر چند آنسو بہائے۔ یہ کہنے کے بعد آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:[1]

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ (پارہ:16، مریم:84) | تَرجمۂ کنزُالعِرفان: ہم تو ان کیلئے گنتی کر رہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آہ وہ آخری سانس

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا فانی ہے، ہم فانی ہیں، ہمارا سب ساز و سامان بھی فانی ہے، وقت ایک تیز تلوار کی طرح ہماری زندگی کو کاٹتے ہوئے گزر رہا ہے، آہ! عنقریب سانسوں کی گنتی پُوری ہو گی، آخری ہچکی آئے گی، جسم تڑپے گا، رُوح نکلے گی، ہماری دھڑکن یکدَم رُک جائے گی اور پھر ہمیں اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا۔ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ جب یہ آیتِ کریمہ تلاوت کرتے؛

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ (پارہ:16، مریم:84) | تَرجمۂ کنزُالعِرفان: ہم تو ان کیلئے گنتی کر رہے ہیں۔

تو روتے اور فرماتے ہیں: ❁ آخری سانس ہو گی جب رُوح نکال لی جائے گی ❁ آخری سانس ہو گی، جو اَہل و عیال سے جُدا کر دے گی ❁ آہ...!! آخری سانس ہو گی، پھر تجھے قبر میں اُتار دیا جائے گا۔[2]

دُنیا دھوکے میں نہ ڈالے

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے پہلے کہ وہ موقع آئے، ہماری سانسیں ختم ہوں، اس سے پہلے ہمیں غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، دُنیا دھوکے کا گھر ہے، ہمیں اِس دھوکے

1... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثانی فی طول الامل... الخ، جلد:4، صفحہ:557۔
2... روح البیان، پارہ:16، سورۂ مریم، زیرِ آیت:84، جلد:5، صفحہ:359۔

سے نکل کر آخرت کی تیاری میں مصروف ہو جانا چاہئے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (پارہ:22، فاطر:5)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے۔

موت اچانک آجائے گی

حضرت عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عنہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے بھائی! کیا تم جانتے ہو کہ موت تمہارے سامنے ہے، اچانک آجائے گی، نہ جانے تمہارے پاس صبح آجائے یا شام، رات کو آجائے یا دن کو پھر ہولناک قبر اور منکر نکیر کا سامنا ہو گا اور پھر قیامت کا وہ دن جس میں باطل پرستوں کو خسارہ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پُراسرار پتھر (حکایت)

پیارے اسلامی بھائیو! موت بس آنے ہی والی ہے، ہم یہاں سے بس جانے ہی والے ہیں، آہ! ہم ایک ہی بار آئے ہیں، ایک بار یہ سانس ٹوٹ گئی، ہم موت کے رستے قبر میں اُتر گئے، بَس پھر پلٹ کر واپس کبھی نہیں آئیں گے، حضرت اَبوزَکَرِیَّا تَیْمِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خلیفہ سلیمان بن عبد الملک مسجدِ حرام شریف میں موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک پتھر لایا گیا، جس پر کوئی تحریر تھی۔ اُس نے ایسے شخص کو بلانے کا کہا جو اِس کو پڑھ سکے۔ چُنانچِہ مشہور تابعی بزرگ حضرت وَہب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لائے اور اسے پڑھا، اُس پر لکھا تھا: اے ابنِ آدم! اگر تُو اپنی موت کے قریب ہونے کو جان لے تو لمبی لمبی اُمیدوں سے کنارہ

1... شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، جلد:4، صفحہ:214، رقم:4834۔

کر کے اپنے نیک عمل میں زِیادَتی کا سامان کرے اور حرص ولالچ اور دنیا کمانے کی تدبیریں کم کر دے۔ (یاد رکھ!) اگر تیرے قدم پھسل گئے تو ❁ قیامت کے دن تجھے نَدامت کا سامنا ہو گا ❁ تیرے اَہل وعیال تجھ سے بیزار ہو جائیں گے اور تجھے تکلیف میں مبتلا چھوڑ دیں گے ❁ تیرے ماں باپ اور عزیز واَحباب بھی تجھ سے جُدا ہو جائیں گے ❁ تیری اَولاد اور قریبی رشتے دار تیرا ساتھ نہ دیں گے۔ پھر نہ تُو لَوٹ کر دنیا میں آسکے گا نہ نیکیوں میں اِضافہ کر سکے گا۔ پس اُس حسرت ونَدامت کے وقت سے پہلے آخِرت کیلئے عمل کر لے۔[1]

عَقل مند کے کرنے کا کام

پیارے اسلامی بھائیو! عقل مند کو چاہئے کہ ❁ وہ اپنی پچھلی زندگی کا جائزہ لے ❁ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر سچی توبہ کرے ❁ زِیادہ دیر زِندہ رہنے کی اُمّید کے دھوکے میں نہ پڑے بلکہ قبر و آخِرت کی تیّاری کیلئے فوراً نیک اَعمال میں لگ جائے، ❁ دَولت ومال اور اَہل وعیال کی محبت میں نہ نیکیاں چھوڑے، نہ گناہوں میں پڑے کہ ان سب کا ساتھ تو دم بھر کا ہے اور نیکیاں قبر و آخرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی۔

مصیبت تو قبروں کے اندر ہے

نواسۂ رسول حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ جب قبروں کو دیکھتے تو فرماتے: اُوپَر سے یہ قبریں کیسی بھلی لگتی ہیں مگر مصیبت تو ان کے اندر ہے، اللہ! اللہ! اے اللہ کے بندو...! دُنیا میں مشغول نہ ہو جاؤ! **بے شک قبر عَمل کا گھر ہے،**

---

1 ... ذم الهوی، الباب الخمسون... الخ، صفحہ: 501، رقم: 844۔

نیک اَعْمال کر لو! ان سے غفلت مت برتو...!![1]

آقا کریم زار و قطار رَو دیئے...!

اِبْنِ ماجہ شریف کی روایت ہے، حضرت بَرَاء بن عازِب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے۔ تدفین کے وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قبر کے کنارے تشریف فرما ہوئے اور زار و قطار رَونے لگے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اتنا روئے کہ قبر کی مٹی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا: لِمِثْلِ هٰذَا فَاَعِدُّوْا یعنی اس کے لئے تیاری کرو...![2]

موت کو یاد رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا آخرت کی تیاری کے لئے مخصوص ہے، ہمیں چاہئے کہ موت کو یاد رکھیں، فِکْرِ آخرت اپنائیں اور نیکیوں میں دِل لگایا کریں۔ ایک کام ہے، وہ اگر ہم کر لیں تو شاید ہمارے تمام مسئلے حل ہو سکتے ہیں اور وہ ایک کام ہے: موت کی یاد۔ ہم جب قبر کو بھول جاتے ہیں تو دِل پر غفلت چھا جاتی ہے ❁ قبر کو بھول جانے والے ہی تکبر کرتے ہیں ❁ قبر کو بھول جانے والے ہی خود پسندی میں مبتلا ہوتے ہیں ❁ قبر کو بھول جانے والے ہی نمازیں قضا کرتے ہیں ❁ قبر کو بھول جانے والے ہی گُناہوں کے بازار گرم کرتے ہیں ❁ قبر کو بھول جانے والے ہی نیکیوں سے دُور رہتے ہیں ❁ قبر کو بھول جانے والے ہی دھوکا دیتے ہیں، لڑائی جھگڑوں اور دُنیا کی جھنجھٹ میں پھنستے ہیں، اگر ہم قبر کو یاد رکھیں، موت کی یاد کرتے رہا کریں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نیک مسلمان بننے میں کامیاب ہو

1...بستان الواعظین، مجلس فی ذکر القبور، حکایۃ عن الحسین، صفحہ: 157۔
2...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب: الحزن والبکاء، صفحہ: 681، حدیث: 4195۔

جائیں گے۔ لہٰذا موت کو یاد کرنے کی عادت بنائیے! موت کا تصور باندھیے! ❁ حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ وہ گناہوں کو زائل کرتی اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے[1] ❁ حضرت سفیان ثَوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں ایک بزرگ نے یہ بات بتائی کہ حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو وصیت کی کہ تم موت کو کثرت سے یاد کیا کرو، وہ تمہیں دوسرے غموں سے آزاد کر دے گی[2] ❁ حضرت دَقّاق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے وہ 3 باتوں کے ذریعے عزّت پاتا ہے: (1) اُسے توبہ کی جلد توفیق ملتی ہے (2) اُسے قناعت کی دولت مل جاتی ہے اور (3) عبادت میں چُستی نصیب ہوتی ہے۔ مزید فرمایا: اور جس نے موت کو بھلا دیا وہ 3 باتوں میں گرفتار کیا جائے گا: (1) توبہ کی تاخیر (2) بقدرِ ضرورت رزق پر راضی نہ ہونا اور (3) عبادت میں سستی[3] ❁ حضرتِ کَعْبُ الْاَحْبَار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو موت کو پہچان لیتا ہے اس پر دنیا کے غم و مصائب آسان ہو جاتے ہیں[4] ❁ اور حضرت امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے موت کی یاد دل میں بسالی تو دنیا کی ساری مصیبتیں اس پر آسان ہو جائیں گی[5] ❁ ایک خاتون نے اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا کی بارگاہ میں دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرو تمہارا

1... التذکرہ للقرطبی، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، صفحہ: 7۔
2... موسوعہ ابن ابی الدنیا، الشکر للہ، جلد: 1، صفحہ: 520، حدیث: 165۔
3... التذکرہ للقرطبی، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، صفحہ: 9۔
4... حلیۃ الاولیاء، جلد: 6، صفحہ: 43، رقم: 7727۔
5... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، جلد: 5، صفحہ: 432، حدیث: 129۔

دل نرم ہو جائے گا[1] ❁ حضرت امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم سے پوچھا کیا تم سب جنت میں داخِل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! فرمایا: اپنی اُمّیدوں کو مختصر کرو! موت کو آنکھوں کے سامنے رکھو اور اللہ پاک سے حیا کا حق ادا کرو![2]

اللہ پاک ہمیں فِکْرِ آخرت نصیب کرے، کاش! قبرستان جانا، عبرت کی نگاہ سے قبروں کو دیکھنا اور موت کو یاد کرتے رہنا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ایک دن راہِ خدا میں

❁ **حدیثِ پاک کا خُلاصہ ہے:** جو قدم راہِ خُدا میں خاک آلود ہوں، انہیں جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی[3] ❁ نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے کے لئے گھر سے نکلنا بھی راہِ خُدا میں نکلنا ہے ❁ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نیکی کی دعوت دینے کے لئے بازاروں میں تشریف لے جاتے ❁ مختلف قبائل میں جا کر بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے۔

❁ **دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول** بھی اس پیاری ادا کو ادا کرنے کوشش کرتے ہیں ❁ گھر گھر، دُکان دُکان جا کر نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے ❁ لوگوں کو مسجد میں آنے کی دَعْوت دی جاتی ہے ❁ نمازوں کی ترغیب دِلائی جاتی ہے ❁ ہم اسے "ایک دن راہِ

1... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، جلد:5، صفحہ:442، حدیث:156۔
2... الزھد لابن المبارک، باب الھرب من الخطایا والذنوب، صفحہ:126، حدیث:317۔
3... مسند امام احمد، جلد:6، صفحہ:507، حدیث:16356۔

خدا“ میں کہتے ہیں۔

- آپ بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ مل کر ایک دن راہِ خدا میں دیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁ سُنّتِ انبیاء پر عَمَل کی سَعادت ملے گی ❁ نیکی کی دَعْوَت عام کرنے کا ثواب ملے گا ❁ حدیثِ پاک کے مطابق نیکی کی راہ دکھانے والا، نیکی کرنے والے جیسا ہے[1] ❁ اگر ہماری نیکی کی دعوت سے ایک شخص بھی نیک نمازی بن گیا تو یقین مانیئے! وارے ہی نیارے ہو جائیں گے۔ -

(جس دِن اور جس مقام پر ایک دن راہِ خدا میں ہوتا ہو، وہ بتایئے! مثلاً کہئے!) ہر بُدھ کو نمازِ عَصْر کے بعد فیضانِ مدینہ کے قریب محلے میں ایک دن راہِ خدا میں دیا جاتا ہے، آپ بھی تشریف لے آیا کیجئے! نمازِ عَصْر فیضانِ مدینہ ہی میں پڑھیئے! پھر مِل کر نیکی کی دعوت عام کیا کریں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت ثواب ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنازے کے احکام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **”مردے کے صدمے“** سے جنازے کے احکام کے بارے میں سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ پاک حَیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (فردوس الاخبار، ۱/۲۸۲، حدیث ۱۱۰۸) (2) بندۂ مومِن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اُس کے تمام

---

1 ... ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء الدّال... الخ، صفحہ: 628، حدیث: 2670۔

شرکائے جنازہ کی بَخْشِش کر دی جائے گی۔(مُسندُالبزار، ۱۱/۸۶، حدیث:۴۷۹۶)☆جنازے میں رضائے اِلٰہی، فَرْض کی ادائیگی، مَیِّت اور اُس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچّھی اچّھی نیّتوں سے شرکت کرنی چاہیے۔☆جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے اَنجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، اِسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے مِٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے، اِسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائی گی۔اِس طرح غَور و فِکْر کرنا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔

﴿اعلان﴾

جنازے کے بقیہ احکام تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 05 نومبر 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

جنازے کے بقیہ احکام

جنازے کو کندھا دینا کارِ ثواب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: "جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔" ایک اور حدیث شریف میں ہے: جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اُس کی مُستَقِل مغفِرت فرمادے گا۔ (جوہرہ، ص ۱۳۹، دُرِّمُختار، ۳/۱۵۹، ۱۵۸، بہارِ شریعت، ۱/۸۲۳) ☆ سُنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سُنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔(عالمگیری،۱/۱۶۲، بہارِ شریعت،۱/۸۲۲)☆جنازے کو کندھا دیتے وَقْت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے☆شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غُسل دینے اور بِلا حائل بدن کو چھُونے کی مُمانَعت ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۸۱۳،۸۱۲)☆جنازے کے ساتھ بُلند آواز سے کَلِمۂ طَیِّبَہ یا کَلِمۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۹/۱۳۹تا۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ دنیا و آخرت کی رُسوائی سے نجات کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"دنیا و آخرت کی رُسوائی سے نجات کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِیْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنِیْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔

ترجَمہ: اے اللہ تمام کاموں میں میرا انجام اچھا کر اور مجھے دنیا کی رُسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔ **(فیضانِ دعا، ص316)**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5)

پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبْلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیْل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبْلِیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں

کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاذِے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کھِل کھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار

حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے مہینے کا نیک اعمال کارِ سالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یاامام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد